١ خودداری

لوگ بادشاہوں اور امیروں کے قصیدے اور مرثیے لکھتے ہیں۔ نامور اور مشہور لوگوں کے حالات قلم بند کرتے ہیں۔ میں ایک غریب سپاہی کا حال لکھتا ہوں۔ اس خیال سے کہ شاید کوئی پڑھے اور سمجھے کہ دولت مندوں، امیروں اور بڑے لوگوں ہی کے حالات لکھنے اور پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے بلکہ غریبوں میں بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی ہمارے لیے سبق آموز ہو سکتی ہے۔ انسان کا بہترین مطالعہ انسان ہے اور انسان ہونے میں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں ہے۔

"پھول میں گر آن ہے کانٹے میں بھی اک شان ہے"

نور خاں مرحوم کنٹنجنٹ کے اوّل رسالے میں سپاہی سے بھرتی ہوئے۔ پہلے زمانے میں سپاہ گری بہت معزز پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ اب اس میں اور دوسرے پیشوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ بات یہ ہے کہ اشراف کا سنبھالنا بہت مشکل کام ہے۔ اس میں ایک آن بان اور خودداری ہوتی ہے جو بہادری اور انسانیت کا اصلی جوہر ہے۔ ہر کوئی اس کی قدر نہیں کرسکتا۔ اس لیے شریف روتا اور ذلیل ہنستا ہے۔ یہ جتنا پھیلتا ہے وہ اتنا ہی سکڑتا ہے۔ ان کے افسر اُن کی مستعدی، خوش تدبیری اور سلیقے سے بہت خوش تھے۔ لیکن کھرے پن سے وہ اکثر اوقات ناراض ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ان کے کمانڈنگ افسر نے کسی بات پر خفا ہو کر جیسا کہ انگریزوں کا عام قاعدہ ہے، انھیں ڈیم کہہ دیا۔ یہ تو گالی تھی۔ خاں صاحب کسی کی ترچھی نظر کے بھی روادار نہ تھے۔ انھوں نے فوراً رپورٹ کر دی۔ ہر چند اس نے بچنا چاہا مگر پیش نہ گئی اور مجبوراً اسے معافی مانگنی پڑی۔

(ایسی خودداری اور نازک مزاجی پر ترقی کی توقع رکھنا عبث ہے)۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دفعداری سے آگے نہ بڑھے۔

خوشامد سے انھیں چڑ تھی اور غلامانہ اطاعت آتی نہیں تھی۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ اپنے کرنل کے ہاں کھڑے تھے کہ ایک انگریز افسر گھوڑے پر سوار آیا، گھوڑے سے اتر کر اس نے خاں صاحب سے کہا کہ گھوڑا پکڑو۔ انھوں نے کہا میں سائیس نہیں ہوں، اس نے ایسا جواب کاہے کو سنا تھا۔

بہت چیں بہ جبیں ہوا مگر کیا کرتا، آخر باگ ایک درخت سے اٹکا کر اندر چلا گیا۔ اب نہ معلوم یہ خاں صاحب کی شرارت تھی یا اتفاق تھا کہ باگ شاخ سے نکل گئی اور گھوڑا بھاگ نکلا۔ اب جو صاحب باہر آئے تو گھوڑا ندارد۔ بہت جھنجھلایا، بڑی مشکل سے تلاش کر کے پکڑوایا تو جگہ جگہ سے زخمی پایا۔ اس نے کرنل صاحب سے خاں صاحب کی بہت شکایت کی۔ معلوم نہیں کرنل نے اس انگریز کو کیا جواب دیا لیکن وہ خاں صاحب سے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم نے خوب کیا۔ (ماخوذ)

از چند ہم عصر

سوالات

۱۔ نور خاں کے افسر اُن کی کن باتوں سے خوش تھے؟

۲۔ ان کے افسر کس بات سے ناراض ہو جاتے تھے؟

۳۔ کون سے اوصاف بہادری کے اصل جوہر بتائے گئے ہیں؟

۴۔ نور خاں زیادہ ترقی کیوں نہ کر سکے؟

نظم:

2

کوشش کیے جاؤ

دکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو — تو دی اس نے بالکل ہی لُٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو — توقّع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

جو پتھر پہ پانی پڑے مُتّصِل — تو بے شبہ گھس جائے پتھر کی سِل
رہو گے اگر تم یوں ہی مستقِل — تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مِل
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب — تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب — کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

نہ تم ہچکچاؤ نہ ہرگز ڈرو — جہاں تک بنے، کام پورا کرو
مُشَقّت اُٹھاؤ، مصیبت بھرو — طلب میں جیو، جستجو میں مرو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

ان وجوہات کی بناء پر نور خان شرمی نہ کر سکے۔

ِ بھاگو اگر مشکل آجائے پیش
خوشی سے گوارا کرو نوش و نیش

ُو کاہلی سے نہ گوبر گنیش
وہی دے گا مرہم دیا جس نے منیش

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

ِ بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم
خبردار! ہرگز نہ گھبراؤ تم

ِ ٹھٹکو نہ جھجکو نہ پچھتاؤ تم
ذرا صبر سے کام فرماؤ تم

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

مقابل میں خَم ٹھوک کر آؤ، ہاں
پچھڑنے سے ڈرتے نہیں پہلواں

کرو پاس تم صبر کا امتحاں
نہ جائے گی محنت کبھی رائگاں

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

مولانا اسماعیل میرٹھی

سوالات

۱۔ شاعر نے کام کرنے کے بارے میں کس طرح ہمت بندھائی ہے ؟
۲۔ پانی سے پتھر کی سِل گِھس جانے سے کیا سبق ملتا ہے ؟
۳۔ ہم کس طرح مشکل کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں ؟

انجمن اقوام متّحدہ

۱۹۱۴ء میں یورپ میں ایک پُر ہیبت جنگ چھڑ گئی۔ جسے پہلی عالمی جنگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مسلسل چار سال تک اس جنگ کے شعلے مشرق سے مغرب تک تمام ملکوں کو اپنی لپیٹ میں لیے رہے۔ اور تقریباً تمام دنیا کو اس سے نقصان پہنچا۔ ایک کروڑ اسّی لاکھ افراد موت کا شکار ہوئے۔ لاکھوں بچے یتیم اور لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئیں۔ مالی نقصانات کے اندازے کی کوئی حد نہیں۔ اس تباہی کو دیکھ کر فاتح ممالک نے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی جسے "لیگ آف نیشنز" یعنی مجلس اقوام کہتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ جنگ نہ ہو اور دنیا میں امن قائم رہے اور اگر دو ملکوں میں کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو دونوں کی حق و انصاف کے ساتھ مصالحت کرا دیں۔

اس ادارے کے قیام کا مقصد نیک تھا لیکن یہ ادارہ فاتح قوموں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن کر رہ گیا تھا۔ اس میں مساوات اور انصاف کا خیال نہیں رکھا گیا۔ غرض کمزور قومیں اس ادارے سے مایوس ہو گئیں اور یہ بے اثر اور بے جان ادارہ اپنی موت آپ مر گیا۔

۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ اس کے شعلے یورپ کے تمام ممالک اور شمالی افریقہ تک جا پہنچے۔ ادھر مشرقی ایشیا میں جاپان اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بحرالکاہل سے آسام کی سرحد تک ہلاکت اور تباہی کا بازار گرم کر دیا۔ اس جنگ میں بھی کروڑوں آدمی مارے گئے۔ لاکھوں بُری طرح زخمی ہوئے اور اربوں روپیہ کا مالی نقصان ہوا۔ بالآخر ۱۹۴۵ء میں جاپان کے شہروں پر ایٹم بم گرائے گئے جس کے نتیجے میں اس جنگ کا خاتمہ ہوا۔

اس جنگ کے خاتمے پر بڑی حکومتوں نے متفق ہو کر ایک ادارہ 'انجمن اقوام متحدہ' کی بنیاد ڈالی اور (۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو) اس معاہدہ پر دستخط ہوئے جس میں صاف طور پر یہ کہا گیا کہ ہم سب مل کر بنی نوع انسان کو جنگ کی لعنت سے بچائیں گے۔ دنیا میں امن و امان قائم کر کے آزاد فضا پیدا کریں گے۔ قوموں میں دوستانہ تعلقات کے ذریعہ تعاون کا جذبہ بیدار کریں گے۔ تاکہ سب قومیں اپنی اپنی جگہ

کوشش کرتے رہنا چاہیے

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS ISLAMABAD

خوش حالی کی زندگی بسر کر سکیں ۔ سب ایک دوسرے کی بہبود اور ترقی میں مددگار ہوں اور ایک دوسرے کا احترام کریں ۔

سوالات

۱۔ انجمن اقوام متحدہ کو قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟

۲۔ بڑی طاقتوں نے مل کر کیا فیصلہ کیا ؟

۳۔ یہ انجمن کس سنہ میں قائم ہوئی ؟

ہشتم

اخلاقیات:

عنوان:۔ خودداری

س ۱۔ نور خان کے افسر اُن کی کن باتوں سے خوش تھے؟

ج۔ نور خان کے افسر اُن کی مستعدی، خوش تدبیری اور سلیقے سے بہت خوش تھے۔

س ۲۔ ان کے افسر کس بات سے ناراض ہو جاتے تھے؟

ج۔ نور خان کے افسر ان کے کھرے پن اور صاف گوئی سے ناراض ہو جاتے تھے۔

س ۳۔ کون سے اوصاف بہادری کے اصل جوہر بتائے گئے ہیں؟

ج۔ ظاہری آن بان اور خودداری ایسے اوصاف ہیں کہ جو انسانیت اور بہادری کے اصل جوہر ہیں۔

س ۴۔ نور خان زیادہ ترقی کیوں نہ کر سکے؟

ج۔ نور خان سچے اور کھرے انسان تھے۔ خودداری ان کی طبیعت کا خاصہ تھی۔ خوشامد سے انہیں چڑ تھی اور غلامانہ اطاعت انہیں آتی نہ تھی۔ ان وجوہات کی بناء پر نور خان ترقی نہ کر سکے

شاعر: اسماعیل میرٹھی

مضمون: اخلاقیات　　نظم: کوشش کیے جاؤ　　جماعت: ہشتم

۱. شاعر نے کام کرنے کے بارے میں کس طرح ہمت بندھائی ہے؟

ج. شاعر اس نظم میں کہتا ہے کہ اگر انسان کام مشکل سمجھ کر اس کو ترک کر دے گا یا اپنی دکان بند کر کے گھر میں بیٹھ جائے گا تو وہ بالکل ناکارہ ہو جائے گا۔ اور نا امیدی اور مایوسی اس کا مقدر بن جائے گی۔ لہذا انسان کو کام سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ اور ہر وقت کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

۲. پانی سے پتھر کی سِل گھس جانے سے کیا سبق ملتا ہے؟

ج. پانی سے پتھر کی سِل گھس جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر انسان کسی کام کو مسلسل کرتا رہے گا۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ مستقل اپنی کوشش جاری رکھے گا تو ایک دن وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ جس طرح اگر ایک پتھر میں مسلسل پانی پڑتا رہے تو وہ بھی ایک دن گھس جاتا ہے۔

۳. ہم کس طرح مشکل کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟

ج. اگر ہمیں ایک مرتبہ محنت کرنے سے کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو کچھ غم نہیں ہمیں مزید محنت کرنے میں جھجھکنا، ڈرنا یا اپنی ناکامی پر پچھتانا نہیں چاہیے۔ بلکہ صبر و تحمل سے اپنی محنت اور کوشش جاری رکھیں۔ اس طرح ہم اپنی مشکل پر قابو پا سکتے ہیں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومتی ہے۔

انجمن اقوامِ متحدہ

۱۔ انجمن اقوامِ متحدہ کو قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ج: 1914 میں یورپ میں ایک خوفناک جنگ ہوئی۔ اس نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تقریباً چار سال مسلسل جنگ میں ایک کروڑ اسی لاکھ افراد لقمۂ اجل بنے۔ لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئیں۔ اربوں کھربوں کا مالی نقصان ہوا۔ اس تباہی کو دیکھ کر فاتح ممالک نے انجمن اقوامِ متحدہ کی بنیاد ڈالی۔

۲۔ بڑی طاقتوں نے مل کر کیا فیصلہ کیا؟

ج: دنیا کی بڑی طاقتوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ہم سب مل کر دنیا کو جنگ کی لعنت سے بچائیں گے اور دنیا میں امن و امان قائم کر کے ایک آزاد فضا پیدا کریں گے۔ قوموں میں تعاون پیدا کر کے ان میں یکجہتی کا جذبہ بیدار کریں گے۔ تاکہ تمام قومیں اپنی اپنی جگہ خوش حالی کی زندگی بسر کر سکیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایک دوسرے کی بہبود اور ترقی میں مددگار ہوں۔

۳۔ یہ انجمن کس سنہ میں قائم ہوئی۔

ج: اقوامِ متحدہ کی بنیاد 24 اکتوبر 1945ء کو دنیا کی بڑی حکومتوں نے مل کر رکھی۔